استحکام پاکستان۔قتل وغارت گری کی ممانعت اور باہمی رواداری میں مضمر ہے سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں

پروفیسر ڈاکٹر قاری بدر الدین
صدر (شعبہ عربی) وفاقی اردو یونیورسٹی عبدالحق کیمپس کراچی

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ اسلام امن وسلامتی کا سب سے بڑا علم بردار ہے۔ معاشرے میں بدامنی، دہشت گردی وقتل وغارت گری کا شدید ترین مخالف ہے۔اس نے قیامت تک انسانیت کوایک اصول عطا کیا جواس کے امن پسندی کا حقیقی ثبوت ہے۔

عن عبداللہ ابن عمران رسول اللہ ﷺ قال من حمل السلاح علینا فلیس منا۔(۱) جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔اسلام نے بلاتفریق ایک بے گناہ شخص کے قتل کو پوری انسانیت کے قتل کے مترادف قرار دیا ہے۔ارشاد ربانی ہے۔

من اجل ذالک کتبنا علی بنی اسرائیل انه من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا(۲)

اسی بناپر ہم نے بنی اسرائیل پر یہ حکم نازل کیا کہ بے شک جوکسی کوقتل کرے گا بغیر اس کے کہ جان کا بدلہ لیا جائے یا ملک میں فساد پھیلانے کی سزادیجائے اس نے گویا تمام انسانوں کوقتل کیا ارشاد ربانی ہے۔

انما جزاء الذین یحاربون الله ورسوله..........

عذاب عظیم.(۳)

جولوگ خدا اور اس کے رسول سے لڑائی کریں اور ملک میں فساد کرنے کو دوڑتے پھرے ان کی یہ سزا ہے کہ قتل کردیا جائے یا سولی پر چڑھادیا جائے یاان کے ایک ایک طرف کے ہاتھ اور ایک ایک طرف کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں یا ملک سے نکال دیئے جائیں تو یہ دنیا میں

ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔ اسلام بدامنی دہشت گردی اور قتل وغارت گری کے ذریعہ انتہا پسندانہ رویے کا ارتکاب کرنے والوں اور فساد فی الارض کے مرتکب انسانیت اور مذہب دشمن افراد کیلئے شدید ترین سزائیں تجویز کرتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

عن انس ابن مالک قال قال رسو ل اللہ ﷺ اکبر الکبائر الاشراک باللہ وقتل النفس وعقوق الو الدین و قول الزور (۴)

انس بن مالک سے روایت ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا! بڑے گناہوں میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا، انسان کا قتل کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹ بولنا۔

مذہبی انتہا پسندی کا لازمی نتیجہ فرقہ واریت ہے جس نے اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من صلی صلوتنا و استقبل قبلتنا و اکل ذبیحتنا فذالک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ ورسولہ فلا تخون اللّٰہ فی ذمتہ (۵)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ہماری نماز پڑھی ہمارے قبلے کی طرف رخ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا جس کے لیے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ ہے تو اللہ کے ذمے میں خیانت نہ کرو انتہا پسندی اور فرقہ واریت اور قتل وغارت گری کے نتیجے میں قتل ہونے والے بے گناہ افراد کی اعداد و شمار کا اندازہ لگانا آسان نہیں تو مشکل ضرور ہے۔

نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے:

المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده(٦)

مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

مذہب کے بارے میں حضور ﷺ کی تعلیمات افراط وتفریط سے پاک راہ اعتدال کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔

عدم برداشت کی کہانی تخلیق آدم علیہ السلام سے شروع ہو جاتی ہے۔انسان کا شرف ابلیس کے لئے برداشت کرنا بہت مشکل تھا۔

جب اللہ تعالیٰ نے اس کو آدم علیہ السلام کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیا تو اس نے انکار کر دیا۔(٨)اور کیا کہ میں بہتر ہوں(٩)ابلیس نے آدم علیہ السلام کے وجود اور مقام کو اپنے لیے ایک چیلنج سمجھا اور عدم برداشت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں اسے بھٹکانے کی ہر ممکن کوشش کروں گا۔(١٠)

ابلیس کے عدم برداشت کے مظاہر آج تک جاری ہیں عالم انسانیت میں عدم برداشت کی وجہ سے قتل کی مثال اوّل ہابیل اور قابیل کا اختلاف ہے۔ایک بھائی کے حق میں خدائی فیصلہ دوسرے بھائی کے حق میں نا قابل برداشت تھا۔ چنانچہ ایک بھائی نے دوسرے کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔(١١)

عدم برداشت کے نتیجے میں قتل کا جو سلسلہ شروع ہوا ہے آج تک جاری اور ساری ہے۔لڑائی، جھگڑا، فساد، بغاوت قتل ہی سے مستعار لیے ہوئے عدم برداشت کے نام ہیں۔عدم برداشت ہی کسی کے قتل کا پہلا محرک بنتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے انسانی صلاحیتوں میں سب سے زیادہ وسعت فکر کو دی۔یہ فکری عدم برداشت ہے کہ انسان نے خدا کے وجود کا انکار کر دیا۔اشتراکیت کی بنیادی مفکر کارل مارکس لکھتا ہے کہ خدا نام کے کوئی چیز کائنات میں موجود نہیں ہے۔(١٢) ہادی عالم انسانیت کے محسن حضرت محمد ﷺ مقدس سرزمین مکہ معظمہ میں مبعوث ہوئے اسلام کی آمد اور بعثت نبوی ﷺ کے وقت قتل وغارت گری اپنے عروج پر تھی، مذہبی انتہا پسندی کے حوالے سے

مشرکین مکہ کا نظریہ یہ تھا چونکہ ہم ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔لہٰذا دوسرے بنی نوع انسان ہمارے برابر نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ دوران حج یہ لوگ عرفات میں عام لوگوں کے ساتھ نہیں ٹھہرتے تھے اور اسے اپنے لیے عار سمجھتے تھے۔(۱۳)عرب اپنی بیٹیوں کا نکاح عجمیوں سے نہیں کرتے تھے۔(۱۴)معمولی بات پر قتل وغارت شروع ہو جاتی جو نسل در نسل جاری رہتی وہ جنگ کو اونٹ سے تشبیہ دیتے تھے جو انتقام لینے والا جانور ہے جب زمین پر بیٹھتا ہے تو اپنے بوجھ سے اپنے نیچے آنے والی ہر چیز کو چورا چورا کر دیتا ہے ایک عرب شاعر نے خوب کہا ہے۔

جس طرح تم نے ہمارے اوپر لڑائی کے اونٹ کو بیٹھا کر ہمیں چورا کیا ہم بھی تمہیں پاش پاش کریں گے۔عرب جتنے عرصے خون کے انتقام کے درپے رہتے اپنے لیے شراب پینا حرام سمجھتے تھے۔معروف محقق ڈاکٹر عمر فروح لکھتے ہیں کہ جاہلیت کی جنگیں اتنی زیادہ ہیں کہ انہیں کسی مخصوص زمانے کے ساتھ متعین نہیں کیا جا سکتا۔اسکی وجہ بیان کرتے ہوئے مزید لکھتے ہیں کہ عرب جاہلیت کی اقتصادی زندگی درحقیقت جنگوں کے گرد گھومتی ہے اور یہ جنگیں پے درپے اور مسلسل تھیں۔(۱۵)عرب محقق جرجی زیدان کے مطابق عہد جاہلیت کی خونریز وحشیانہ اور طویل ترین جنگ چوتھی صدی عیسوی سے شروع ہوئی اور رسالت مآب ﷺ کی بعثت چھٹی صدی عیسوی کی اوائل تک جاری رہی۔(۱۶)زمانہ جاہلیت کی ان خونریز وحشیانہ انسان دشمن جنگوں میں حرب بسوس اور عبس وذبیان کو مرکزی حیثیت حاصل رہی۔یہ جنگ چالیس برس تک جاری رہی ایک عرب سردار اس کا نقشہ کھینچتے ہوئے کہتا ہے دونوں قبیلے مٹ گئے ماؤں نے اپنی اولادیں کھودیں، بچے یتیم ہو گئے، آنسو خشک نہیں ہوتے اور لاشیں دفن نہیں کیجا تیں۔(۱۷)عرب شاعر امراء القیس نے اپنے والد حجر کے قتل کے انتقام کے جذبے کے تحت قاتلوں کے ناک کان کاٹ ڈالے۔آنکھوں میں گرم لوہے کی سلائیاں پھیروادیں۔(۱۸)

آپ ﷺ نے اس امر کی کوشش کی کہ انسانیت کو فتنہ فساد کفر وشرک، جہالت وگمراہی اور قتل وغارت گری کی ان تاریکیوں سے نکال کر علم وعرفان کے نور سے منور کیا جائے۔آپ ﷺ

کو سارے انسانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

اور ہم نے آپ ﷺ کو جہاں والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔(القران)(۱۹)

مکی زندگی میں آپ ﷺ کو جس قدر ستایا گیا اس کے تصور سے بھی رونگھٹے کھڑے ہو جاتے ہیں لیکن نبی رحمت ﷺ نے عفوودرگزر اور رواداری کی ایسی مثال پیش کی کہ دنیا ایسی مثال پیش کرنے سے آج تک قاصر رہی ہے اور رہے گی۔ چنانچہ حضرت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آپ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا۔کان خلقہ القرآن یعنی آپ ﷺ کی ذات قرآنی اخلاق کا مجموعہ تھی۔(۲۰)

مذاہب عالم اور انتہا پسندی وقتل وغارت گری: الہامی مذاہب یہودیت:۔

قوم یہود سخت جاں ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی سخت دل بھی ثابت ہوئی اس نے پیغمبروں کو جھٹلایا ان کو تکالیف دی یہاں تک کہ ان کے قتل کے درپے ہو گئے۔

ویقتلون النبین بغیر الحق

اور وہ ناحق پیغمبروں کو قتل کرتے تھے۔(۲۱)

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بعد کوئی ایسا پیغمبر نہیں ہوگا جس نے ان کی سنگ دلی کا ماتم نہ کیا ہو۔ یہودیوں کی پوری مذہبی تاریخ جبر وتشدد، قتل وغارتگری اور انتہا پسندی سے عبارت ہے۔ ہر حق کے داعی کو انہوں نے قتل کرنے کی کوشش کی۔

مزید ارشاد ربانی ہے!

بے شک وہ لوگ جو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں اور ہر اس شخص کی زندگی کے دشمن بن جاتے ہیں جو انہیں انصاف اور نیکی کا حکم دے تو انہیں دردناک عذاب کی خبر دے دیجئے۔القرآن(۲۲)

یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور خود حضور ﷺ کے قتل کرنے کی سازشوں میں مصروف رہے۔ بعثت نبوی کے وقت بھی یہوذ کی سازشیں

اپنے عروج پر تھیں۔(۲۳)

یہودیوں کی سب سے بڑی انتہا پسندی یہ تھی کہ انہیں جس چیز سے منع کیا جاتا وہی کام کرتے۔ان باتوں کے باوجود انہیں اپنے اوپر اتنا زعم تھا کہ وہ انبیا کے اولاد ہونے کے ناطے یہ دعویٰ کیا کرتے۔

نحن ابناء الله و احباء ہ

ہم اللہ کے بیٹے اوراس کے پسندیدہ ہیں۔(۲۴)

انہیں یہ بھی دعویٰ تھا۔

لن تمسنا النار الا ایاما معدودۃ

ہمیں آگ ہرگز نہیں چھوئے گی مگر چندروز (۲۵) اگر چہ یہ بھی انتہا پسندی بھی مذاہب میں پائی جاتی ہے مگر یہودیت کے بارے میں کہہ سکتے ہیں کہ ان کی پوری تاریخ انتہا پسندی سے پر ہے۔ایک انتہائی منظم مذہبی گروہ جو فلسطین میں یہودیت کے وجود کیلئے معرض وجود میں آیا اس نے دہشت گردی کے مختلف طریقے اختیار کیئے۔ایسے مقامات کو حملوں کیلئے منتخب کیا جہاں زیادہ سے زیادہ قتل وغارت گری ہو سکے۔گرجا گھروں کو تباہ کیا لوگوں کے اکٹھے ہونے کی جگہوں کو جلا دیا۔(۲۶) فلسطین کی آبادی %90 عرب تھی۔(۲۷)

جنگ عظیم اوّل کے بعد مختلف ممالک سے یہودیوں کا سیلاب فلسطین کی طرف امنڈ پڑا اور فلسطین کی زمین دھڑا دھڑ بکنے لگیں۔زمینوں کی کاشت اور منڈیوں سے عرب بے دخل کئے جانے لگے۔(۲۸) تورات میں مذہبی انتہا پسندی کے حوالے سے تعلیمات ملتی ہیں۔جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔کسی چیز کو جو سانس لیتی ہو زندہ نہ چھوڑو(۲۹) اونٹ اور گدھے تک کو بھی قتل کریں۔(۳۰)

عیسائیت اور مذہبی انتہا پسندی: پانچویں صدی عیسوی میں چرچ کا یہ مشن تھا کہ دوسرے مذاہب اور عقائد کو ختم کر دیا جائے وہ لوگ جو عیسائی نہیں تھے ایک قانون کے تحت ان کی جائیداد

ضبط کر کے ان کی سزا موت تجویز ہوئی۔(۳۱)

عدم برداشت کے سلسلے میں عیسائیوں کی تاریخ بھی انتہائی تاریک ہے۔آپ ﷺ کی بعثت سے کچھ عرصہ قبل عیسائیت نے یہودیوں کو اپنے جبر کا نشانہ بنایا چھ ہزار دس عیسوی میں بہت شہنشاہ فوقا یہودیوں کی سرکوبی کیلئے کچھ فوجی بھیجے جنہوں نے پوری یہودی آبادی کا خاتمہ کر دیا ہزاروں کو تلوار سے سینکڑوں کو دریا میں ڈال کر کچھ کو آگ میں جلا کر اور بعض کو درندوں کے سامنے ڈال کر ہلاک کر دیا۔(۳۲)

تاریخ ہسپانیہ اور سانحہ سقوط غرناطہ کی تاریخ کا مطالعہ بتاتا ہے کہ عیسائیت کو یورپ کے قلب میں مسلمانوں کا وجود برداشت نہ تھا کیا یہ سچ نہیں کہ وہاں مسلمانوں کا ایسا قتل عام ہوا کہ ان ممالک میں مسلمانوں کا نام لیوا بھی باقی نہیں رہا کیا یہ سچ نہیں کی یونان کی 1821ء کی بغاوت میں مسلمانوں کو اس طرح قتل کیا گیا کہ ان کا نام ونشان مٹ گیا۔(۳۳)

علامہ شبلی نعمانی کے بقول عسائیوں کے پادریوں کے اسقف اعظم میں انتہا پسندی کے نتیجے میں جو سفا کیاں کی ہیں زبان ان کے بیان سے قاصر ہے ایک مرتبہ اس نے اپنے مریدوں کو ساتھ لیکر غیر مسلح یہودیوں پر حملہ کر کے ان کو جلا وطن کر دیا اور ان کی عبادت گاہوں کو زمین بوس کر دیا یہ واقعات ایسے ہیں کہ ان کے ذکر سے قلم اب بھی لرزتا ہے۔(۳۴)

یہی حالت ان تمام ملکوں کی تھی جہاں رومیوں کے زیر سایہ عیسوی مذہب پھیلا۔(۳۵) جب عیسائیوں نے بیت المقدس کو فتح کیا تو ان کے اس وقت کے مظالم کی تصویر کشی مشہور انگریز مورخ اسٹیلے لین پول نے کی ہے۔صلیبی سپاہی ملک میں اسطرح گھسے جیسے کسی پرانی لکڑی میں پیچ ٹھونکے۔(۳۶)

بیت المقدس میں صلیبیوں نے ایسا عام قتل کیا کہ بچوں کی ٹانگیں پکڑ کر ان کو دیوار سے مارا گیا اور ان کو چکر دیکر فصیل سے باہر پھینکا گیا۔(۳۷) عیسائیوں کے سینکڑوں فرقوں کے درمیان باہمی تعلقات میں بھی کوئی رواداری نہیں ہے۔پھر ہر فرقہ کئی کئی گروہ میں تقسیم ہے۔

جیسے میکسیکو میں کیھولک فرقہ دوگروہوں میں بٹا ہوا ہے۔(۳۸)

عیسائی اپنے نبی کے پیغام کی بھی نفی کرتے ہیں اور اپنے مخالفین کو کسی طور پر برداشت کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں(۳۹) عیسائیوں کا اپنے محسنوں پر بجائے احسان کے روا رکھے جانے والا سلوک تاریخ کے صفحات پر ہمیشہ نمایاں رہے گا۔ لارڈ بشپ نے سرزمین اندلس کو عربوں کے وجود سے پاک صاف کرنے کیلئے یہ تجویز پیش کی کہ جو عرب دین مسیح قبول نہ کریں اسے قتل کر دیا جائے۔(۴۰)

۱۶۳۰ء میں ہرقل نے عیسائی پادریوں اور مذہبی رہنماؤں کی ایما پر یہودیوں سے انتقامی جذبے کے تحت بدترین انتقام لیا۔ یہودی مفتوحین کا اس طرح قتل عام کیا کہ رومی مملکت میں صرف وہ یہودی بچ سکے جو ملک چھوڑ کے چلے گئے۔(۴۱)

غیر الہامی مذاہب

ھندومت: ہندو مذہب کی مذہبی تعلیمات کی بنیاد طبقات پر ہے اس بنا پر طبقاتی تقسیم بہت زیادہ ہے ہندو مذہب کی قانونی کتاب منوشاستر کے نام سے مشہور ہے اسے منوجی نے مرتب کیا اس کے چند حصے ملاحظہ کریں تاکہ ہندوؤں کی ذہنیت مذہبی تقسیم اور ان کے انتہا پسندانہ عزائم سامنے آسکیں۔ دنیا میں سب سے افضل برہمن ہے۔(۴۲)

برہمن خواں عالم ہو یا نہ ہو بڑا دیوتا ہے تاہم اگرچہ برہمن دنیاوی کاموں میں بہت سی غلطیاں کرتا ہے۔ تاہم ایشور کے جاننے والے ہونے کی وجہ سے پوجا جانے کے قابل ہے۔(۴۳) برہمن کا حق ہے کہ وہ غلام شودر سے دولت چھین لیں۔(۴۴) زنا بالجبر کی سزا قطع عضو تناسل ہے لیکن برہمن کو یہ سزا نہ ملنی چاہیے۔(۴۵)

ہندو مذہب کے دوسرے مذہبی پیشواؤں کے الفاظ میں بھی انتہا پسندی اور قتل وغارت گری کی ترغیب ملتی ہے سوامی دیانند کے الفاظ دیکھئے برہمن کے مخالفوں کو زندہ آگ میں جلا دو۔(۴۶) ڈاکٹر کشوراولی مدام کہتا ہے مسلمانوں کا پورا کو چک ہندوؤں کا ہے اور مسلمان پوری دنیا

میں اجنبی اور غیر ملکی ہیں۔(۴۷)

ھندوؤں کی مقدس کتاب یجروید میں سوامی دیانٹ کے الفاظ ہیں اپنے مخالفین کو درندوں سے پھڑواڈالو۔(۴۸) مخالفین کا جوڑ جوڑ اور بند کاٹ دیا جائے اگر کوئی شودر پڑھے تو اس کی زبان کاٹ ڈالی جائے۔(۴۹) ھندوؤں کی قانونی دستاویز منو شاستر میں تحریر ہے اس دستاویز کو درجہ استناد حاصل ہے قادر مطلق نے دنیا کی بہبود کیلئے برہمن کو اپنے منہ سے چھتری کو بازوؤں سے دیش کو رانوں سے اور شودر کو پیروں سے پیدا کیا۔(۵۰)

مذہبی انتہا پسندی قتل و غارت گری کا خاتمہ اور باہمی رواداری: انتہا پسندی کی زد براہ راست افرادی قوت پر پڑتی ہے اسلام کی نظر میں جان کی بے حد اہمیت ہے۔

مـن قتل نفسا بغير نفس اوفساد في الأرض فكأ نما قتل الناس جميعا.(۵۱)

جو شخص کسی نفس کو مار ڈالے بغیر کسی جان کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلائے گویا اس نے سارے انسانوں کو قتل کر دیا۔

دوسرے ایک مقام پر اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں۔

ولا تقتلو النفس التي حرم الله الا بالحق.(۵۲)

اور مت قتل کرو اس نفس کو جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے مگر حق کیساتھ

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

عـن بـراء بـن عـازب رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ لزوال الدينا اهون على الله من قتل مومن بغير حق

برا ابن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دنیا کا خاتمہ اللہ کے نزدیک ہلکا ہے، کسی مومن کے ناحق قتل سے۔(۵۳)

عـن عبد الله رضي الله قال قال رسول الله ﷺ اوّل ما

یقضی بین الناس فی الدماء

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں کے درمیان جو سب سے پہلا فیصلہ کیا جائے گا وہ خون کرنے کے بارے میں ہو گا۔(۵۴)اسلام ہر قسم کے ظلم اور قتل وغارت گری سے منع کرتا ہے جیسے قرآن حکیم میں ارشاد ہے۔

وما لظالمین من نصیر .(۵۵)

اور ظالمین کا کوئی مددگار نہیں۔

نبی پاک ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

اتقوا الظلم فان الظلم ظلمات یوم القیامه(۵٦)

ظلم سے بچو بے شک ظلم قیامت کے اندھیروں میں سے ہے۔

نبی پاک علیہ الصلوۃ والسلام نے ہمیشہ انتہا پسندی سے گریز کر کے رواداری کو فروغ دیا۔فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ نے خون کے پیاسے دشمنوں کو معاف کر دیا، اپنے قتل کے لیے آنے والے قاتلوں کو بار بار چھوڑ دیا۔ابوسفیان کے گھر کو کفار کیلئے پناہ گاہ بنا دیا۔(۵۷)

نبی کریم ﷺ نے رواداری کو فروغ دیتے ہوئے غیر مسلم کے ناحق قتل پر شدید وعید فرمائی ہے۔

من قتل معاهداً لم یرح رائحة الجنة وان ریحهالیو جد من مسیرة اربعین عاماً .(۵۸)

جس نے کسی ذمی کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا اور بے شک جنت کی خوشبو چالیس دن کی مسافت تک آتی ہے۔

نبی کریم ﷺ کی تعلیمات میں عفو درگزر کا جابجا ثبوت ملتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کو بھی معاملات میں سختی کے بجائے نرمی پسند ہے جیسے ارشاد نبوی ہے:

ان الله رفیق یحب الرفق.(۵۹)

بے شک اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے نرمی کو پسند فرماتا ہے۔

صلح حدیبیہ رسول اللہ ﷺ کی دینی و سیاسی بصیرت اور اعتدال پسندی کا نمونہ ہے صلح حدیبیہ مشرکین مکہ کے ایک ایسی قوم سے تھا جو بیس برس کے عرصے سے مسلمانوں پر ظلم کے پہاڑ توڑ رہی تھی اس کے باوجود معاہدہ حدیبیہ پر نظر ڈالنے سے محسوس ہوگا کہ نبی علیہ السلام نے باہمی رواداری کو فروغ دیکر جنگ سے گریز کیا۔ بظاہر صلح حدیبیہ کی شرائط ایک طرف تھی مگر نبی کریم ﷺ نے ان شرائط کو قبول کرلیا۔ قرآن اس صلح کو فتح مبین سے یاد کرتا ہے۔(۶۰)

انا فتحنا لک فتحا مبینا

بے شک ہم نے آپ ﷺ کو فتح دی کھلی فتح

اسلام دنیا کا واحد مذہب ہے جس نے علی الاعلان کہا کہ مذہب کے معاملے میں کوئی جبر وزبردستی نہیں۔

لا اکراہ فی الدّین

دین میں کوئی جبر نہیں۔(۶۱)

فمن شاء فلیؤمن و من شاء فالیکفر (۶۲)

جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر اختیار کرے۔

صبر و برداشت تحمل و رواداری نبی کریم ﷺ کا خصوصی امتیاز ہے۔

فبما رحمة من الله لنت لهم ولو كنت فظاً غليظ القلب لا نفضوا من حو لک(۶۳)

تو اللہ کی رحمت سے آپ ﷺ ان کیلئے نرم ہو گئے اور اگر آپ ﷺ سخت ہوتے تو یہ آپ کے پاس سے تتر بتر ہوتے ھند بن ابی ھالہ جو پیغمبر علیہ السلام کے خصوصی ساتھی تھے وہ فرماتے ہیں آپ ﷺ نرم خو تھے سخت مزاج نہیں تھے ذاتی معاملے میں آپ کو کبھی غصہ آیا نہ آپ نے انتقام لیا۔(۶۴)

مولانا ابوالکلام آزاد نے رحمت عالم محسن انسانیت ﷺ کے بارے میں کیا خوب لکھا ہے۔مظلومی میں صبر مقابلے میں عزم، معاملے میں راست بازی اور طاقت واختیار میں عفوو درگزر برداشت ورواداری تاریخ انسانیت کے وہ

نوادر ہیں جو کسی ایک زندگی کے اندر اسطرح کبھی جمع نہیں ہوئے۔(۶۵)

آج معاشرے سے قتل وغارت گردی کوختم کرنے کیلئے آپ ﷺ کے اسوہ حسنہ کو اپنانے کی ضرورت ہے یہی ہمارے آج کے مسائل کا حل ہے اسی میں ہماری فتح ونجات ہے اور انہی تعلیمات کے ذریعے ہم دنیا میں امن کو یقینی بناتے ہوئے اپنا کھویا ہوا مقام پھر سے حاصل کر سکتے ہیں۔

و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

حواشی وحوالہ جات

۱۔ ابن حجر عسقلانی فتح الباری، ص۲۳۳ ج ۸، مکتبہ حقانیہ پشاور

۲۔ المائدہ/ ۳۲

۳۔ المائدہ/ ۳۳

۴۔ غلام رسول سعیدی، شرح صحیح مسلم، ص۵۴۴ ج۱، فرید بک اسٹال لاہور

۵۔ مشکوۃ المصابیح قدیمی کتب خانہ ج۱/ ص۱۲ کتاب الایمان

۶۔ مولانا عبدالرزاق، شرح صحیح بخاری، ص ۳۶، ج۱، مکتبہ رحمانیہ لاہور

۷۔ بنی اسرائیل/ آیت ۶۲

۸۔ البقرہ/ آیت ۳۴

۹۔ سورۃ ص ۷۶

۱۰۔ بنی اسرائیل، ۶۲

۱۱۔ المائدہ/ آیت ۳۰

۱۲۔ محمد قطب/اسلام اور جدید ذہن کے شبہات/ص ۳۱۶/البدر پبلیشرز ۱۹۹۳ء

۱۳۔ نجم الدین /رسوم جاہلیت/ مکتبہ رشیدیہ لاہور/ص ۴۴

۱۴۔ جواد علی المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام، ج ۴،ص ۵۴۳،۵۴۴، بیروت، ۱۹۷۰ء

۱۵۔ عمر فروخ، تاریخ الجاہلیہ ص ۸۹، دار العلم بیروت

۱۶۔ جرجی زیدان، تاریخ العرب قبل الاسلام، ص ۳۵۳، قاہرہ ۱۹۵۷ء

۱۷۔ ابو الحسن علی ندوی، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر، ص ۴۷، مجلس نشریات اسلام کراچی

۱۸۔ محمد شکری آلوسی، بلوغ الارب فی احوال العرب، ص ۴۹۱، ج ۳، مترجم پیر محمد حسن، مزی اردو بورڈ لاہور، ۱۹۶۷ء

۱۹۔ سورۃ الانبیاء، آیت ۱۰۷

۲۰۔ شبلی نعمانی، سیرت النبی ﷺ، ص ۲۹۵، ج ۲، سروسز کلب لاہور، ۱۹۸۵ء بحوالہ ابو داؤد، باب صلاۃ الیل

۲۱۔ البقرہ، آیت ۶۱

۲۲۔ ال عمران، آیت ۲۱

۲۳۔ انسائیکلو پیڈیا ریلیجن، نیویارک ۱۹۶۵ء

۲۴۔ المائدہ، آیت ۱۸

۲۵۔ البقرہ، آیت ۸۰

۲۶۔ انعام الرحمٰن سحری، دہشت گردی، ص ۱۹، سنگ میل، پبلیکیشنز لاہور

۲۷۔ چوہدری غلام رسول، مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ، ص ۴۰۵، علمی کتب خانہ لاہور

۲۸۔ قاضی مجید الرحمٰن، مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ، ص ۲۹۳، تاج کتب خانہ پشاور

۲۹۔ استثناء ص ۱۳، ۱۶، ۲۰، بحوالہ مقالات سیرت ۲۰۰۴ء، حافظ محمد ثانی ص ۳۳

۳۰۔ سموئیل اول، ص ۱۵، ۳۰، بحوالہ مقالات سیرت ۲۰۰۴ء، حافظ محمد ثانی، ص ۳۳

۳۱۔ ڈاکٹر مبارک علی، یورپ کا عروج، ص ۴۷، فنکشن ہاؤس لاہور

۳۲۔ سید ابوالحسن علی ندوی، دنیا پر مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر، ص ۴۷، مجلس نشریات اسلام کراچی

۳۳۔ پروفیسر محمد علی ص ۸۲، مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور

۳۴۔ شبلی نعمانی، سیرت النبی ﷺ، ج ۴، ص ۱۲۲، مکتبہ مدینہ لاہور

۳۵۔ حوالہ ایضاً۔۔۔۔

۳۶۔ اسٹینلے لین پول، سلطان صلاح الدین ترجمہ مولوی عنایت اللہ، ص ۲۱

۳۷۔ انسائیکلوپیڈیا، برنائیکا، والیم ۴

۳۸۔ ریکارڈ، لندن، ۶ فروری ۱۹۹۵ء

۳۹۔ مقالات سیرت، ص ۳۲۸، سید عطاء اللہ، ۲۰۰۳ء

۴۰۔ ڈاکٹر حبیب اللہ، خطبات بہاولپور، ص ۳۲۵، تحقیقات اسلامی اسلام آباد

۴۱۔ ابوالحسن علی ندوی، نسائی دنیا پر مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر، ص ۴۷، مجلس نشریات اسلام کراچی

۴۲۔ منوشاستر، باب ۹، منتر ۴۱۴

۴۳۔ منوشاستر، باب ۹، منتر ۳۱۶

۴۴۔ منوشاستر، باب ۸، منتر ۴۱۷

۴۵۔ منوشاستر، باب ۸، منتر ۳۶۴

۴۶۔ چوہدری غلام رسول، مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ، ص ۱۰۱، علمی کتب خانہ لاہور، ۱۹۸۰ء

۴۷۔ منشی عبدالرحمن، تعمیر پاکستان اور علمائے ربانی، ص ۲۴، ادارہ اسلامیات لاہور

۴۸۔ یجر وید، منتر ۱۵، ۱۶، ۱۹

۴۹۔ گوتم درھم شاستر، ۶۴، ۱۲ مزید تفصیلات کے لئے البیرونی کتاب الھند، مترجم سید اصغر علی الفیصل، ناشران لاہور

۵۰۔ منوشاستر باب اول ۳۱

۵۱۔ المائدہ، آیت ۳۲

۵۲۔ الانعام، آیت ۱۵۱

۵۳۔ ابوعبداللہ محمد بن یزید القزوینی، شرح سنن ابن ماجہ، ص ۴۱۶، ج ۱، دار المعرفہ بیروت، ۱۹۹۸ء

۵۴۔ ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، ص ۵، ج ۸، مکتبہ حقانیہ پشاور

۵۵۔ الحج، آیت ۷۱

۵۶۔ غلام رسول سعیدی، شرح صحیح مسلم، ص ۱۵۶، ج ۷، مکتبہ فریدی بک اسٹال لاہور۔

۵۷۔ سیرۃ خیر الانام، ص ۲۵۲

۵۸۔ ابن حجر عسقلانی، فتح الباری،، ص ۴۴، ج ۴، مکتبہ حقانیہ پشاور

۵۹۔ غلام رسول سعیدی، شرح صحیح مسلم، ص ۱۹۹، ج ۷، فریدی بک اسٹال لاہور

۶۰۔ الفتح،

۶۱۔ البقرہ، آیت ۲۵۶

۶۲۔ الکھف، آیت ۲۹

۶۳۔ ال عمران، آیت ۱۳۴

۶۴۔ شمائل الترمذی، باب ماجاء فی خلقہ، ص ۲۱، ادارہ احیاء التراث العربی بیروت

۶۵۔ ابوالکلام آزاد، رسول رحمت ﷺ، ص ۴۳۹، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور

اعجاز القرآن

(عقلی ونقلی دلائل اور اعتراضات کے جوابات)

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

پرنسپل قائد ملت گورنمنٹ ڈگری کالج لیاقت آباد

خصوصیات: ۱۔ اعجاز القرآن کا ارتقاء

۲۔ اعجاز القرآن پر اردو عربی میں لکھی جانے والی کتب کی فہرست

۳۔ اعتراضات اور ان کے جوابات

۴۔ لفظی اور معنوی اعجاز

(زیر طبع)

برصغیر میں علمائے دیوبند کی قرآنی خدمات

۱۸۶۶ء تا ۱۹۸۸ء

مقالہ پی ایچ ڈی

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

پرنسپل قائد ملت گورنمنٹ ڈگری کالج لیاقت آباد

(زیر طبع)